شوق سے قربانی

شعاعِ عمل کا تازہ شمارہ 'ذی الحجۂ' کے نام ہے۔ یہ مہینہ کئی طرح کی پروتیوں (تمام ہونے یا کامل ہونے) کو سمیٹے ہوئے ہے۔ یہ مہینہ سال کو تمام کرتا ہے، اس مہینے میں حج کا ارادہ پورا ہوتا ہے۔ (خدا سب کو اس ارادہ اور اسے پورا کرنے کی توفیق دے۔) اس مہینے کی ۱۰ر کو دوستی کے ایک امتحان کے پورا ہونے کی یاد پورے جوش کے ساتھ منائی جاتی ہے۔ اس ماہ کی ۱۸ر کو خدا والا دین ہمارے لئے پورا ہوتا ہے، اس کی نعمتیں پوری ہوتی ہیں۔ پھر ۲۲ر سورہ ہل اتی کا نزول ہے یعنی ایک نذر کے پورے کرنے پر خدا کی طرف سے 'اظہارِ تشکر' (اللہ اللہ) اسی چاند کی ۲۴ر کو ایک حجت پوری ہوتی ہے۔

۱۰ر کو ہم امتحان کے پورا ہونے کی یاد میں عید مناتے ہیں۔ ہماری کوئی عید صرف منانے کو نہیں ہوتی، بلکہ اس کے پیچھے اصل پیغام کے ماننے اور اسے اپنے قول وفکر وعمل سے پورا کرنے کا نام ہے۔ دوسرے تیوہار، ہوسکتا ہے، خالی مولی کے ہوتے ہوں کہ مل جل کے کھا پی، موج مستی اڑا کر دفن کر دیئے جائیں۔ پھر اس ایک روزہ عید کو یاد کرتے رہ جائیں۔ ایسا نہیں ہے ہمارے ہاں فارسی کی وہ کہاوت ''ہر روز عید نیست کہ حلوہ خورد کسے'' (عید ہر دن نہیں ہوتی کہ کوئی سوئیں کھائے) پوری صحیح نہیں ہے۔ بھائی! حلوہ یا سوئیں تو ہر دن نہیں کھائی جاسکتی۔ ہاں، جس دن بھی جس عید کو یاد کرلیں اور اس کے اصل پیغام کو اپنے میں پورا کرلے جائیں، اس دن وہ عید ہے۔ ویسے امیر المومنینؑ نے عید کا ایک اور تصور دیا ہے: 'جس دن کوئی گناہ نہ ہو، وہ دن عید کا دن ہے۔' اس کا مطلب عید کا اتنی معمولی اور عام ہو جانا نہیں ہے (کہ عید کے چاند کی کوئی وقعت اور انتظار نہ رہے) بلکہ ہمارے دن کا غیر معمولی طور سے اونچا ہو جانا ہے۔ خیر۔ پہلی شوال والی عید میں جو پیغامِ ایثار وقربانی ملتا ہے اس کا زیادہ قوی مظاہرہ عید (اضحیٰ) قربان کو ملتا ہے۔ یہی قربانی انسان کی خاصیت ہے، ورنہ فرشتے بھی قربانی اور ایثار کے مزے سے اچھوتے ہیں۔ تبھی تو قربانی کے اتنے مرتبے ہیں۔ خداوند عالم بھی اپنے دوست کے امتحان کے لئے قربانی کا انتخاب کرتا ہے۔ خلیلؑ خدا تو اپنا امتحان پورا کر لیتے ہیں لیکن ہمارے شاعر مشرق آگے کی سوچتے ہیں ؎

غریب وسادہ و رنگیں ہے داستان حرم
نہایت اس کی حسینؑ ابتدا ہے اسمٰعیلؑ

بات یہ ہے کہ جناب ابراہیمؑ اور جناب اسمٰعیلؑ دونوں نے قربانی دی اور پوری پوری دی، اپنے اپنے امتحانوں کا پرچہ پورے کا پورا حل کیا اور پورے نمبر بھی پائے۔ جناب اسمٰعیل کو 'فدیہ' کہا گیا پھر بھی ان کی جان بچ گئی۔ جان کی قربانی کا عمل سینکڑوں سال بعد ۱۰ر محرم کو پورا ہوتا ہے جب قربانی اپنے بھرپور انداز میں پوری ہوتی ہے۔ اس قربانی کی تمہید ۹ر ذی الحجہ کو ہوتی ہے۔

(م۔ر۔عابد)